جدالِ احسن کا تعلق ہے، سو اس کا ایک پہلو اپنے مطالعۂ کتاب و سنّت کی روشنی میں سائل کو بتایا۔ یعنی دوسروں کو کوئی بات کہنا یا بتانا درست، مگر یہ طرزِ فکر کہ مخاطب سے لازماً منوا کے چھوڑنا ہے اور اس پر ضرور اسے ٹھونسنا ہے، اس سے سارا کلام اور جدال غلط راستے پہ پڑ جاتے گا۔ جدالِ احسن کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ مخاطب کے سامنے دلائل و شواہد کی شکل میں غور و فکر کا مواد رکھ دیا جائے اور اسے ایسے معیارات سے متعارف کرایا جائے جن میں وہ اپنی آراء کو بطورِ خود پرکھ کر دیکھ لے کہ اُن میں کتنا وزن ہے اور کیا کمزوری ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مخاطب میں اپنی دعوت کے خلاف نفرت یا مزاحمت کے جذبات نہ پیدا ہونے دیے جائیں۔ جب کوئی شخص اپنی بات کو بزور اور بتکرار کہہ کہہ کر اور دوسرے کے خیالات کی تحقیر کر کے اپنا نقطۂ نظر ٹھونسنا چاہتا ہے تو مخاطب اگر بظاہر خاموش بھی ہو جائے تو بھی اس کے دل کے دروازے نہیں کھلتے۔

تو مطلوب جدالِ مطلق نہیں، جدالِ احسن ہے!

(باقی)

ضروری تصحیح

ترجمۂ قرآن مجید مع مختصر حواشی میں حسبِ ذیل غلطی کی اصلاح کر لی جائے۔

صفحہ ۱۲۱۰ سطر ۹ فَاخْتُلِفُ کے بجائے فَاخْتُلِفَ لکھا جائے۔